



سوال

(288) رات کی نماز دو رکعت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض امام نماز تراویح پڑھاتے ہوئے چار یا اس سے بھی زیادہ رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا دیتے ہیں۔ دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے بھی نہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ یہ سنت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس عمل کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اکثر اہل علم کے نزدیک یہ عمل غیر مشروع بلکہ مکروہ یا حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یہ ہے:

(صلاة اللیل ثنی ثنی) (صحیح البخاری ابواب الوتر باب ماجاء فی الوتر ح: 990 و صحیح مسلم صلاة المسافرین باب صلاة اللیل ثنی ثنی ح: 749)

”رات کی نماز دو رکعت ہے۔“

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

(کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان ینفر من صلاة العشاء الی الفجر احدی عشرة رکعة یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدة) (صحیح مسلم صلاة المسافرین باب صلاة اللیل وعد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح: 736)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے سے فجر تک کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعت پڑھا کرتے۔ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا کرتے اور ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔“ (اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ جو مشہور حدیث ہے:

(کان) یصلی (من اللیل) اربعاً فلا تسال عن حسنن وطولن ثم یصلی اربعاً فلا تسال عن حسنن وطولن) (صحیح البخاری التجدد باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل ح: 1147 و صحیح مسلم صلاة المسافرین باب صلاة اللیل وعد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح: 738)



”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھئے۔ آپ پھر چار رکعتیں اور پڑھتے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھئے۔“

تو اسے سے مراد بھی یہی ہے کہ آپ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ ایک ہی سلام سے چار رکعتیں اکٹھی پڑھتے تھے کیونکہ آپ سے مروی سابقہ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ دو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ نیز آپ نے خود یہ فرمایا ہے:

(صلاة اللیل ثنی ثنی) (صحیح البخاری ابواب الوتر باب ماجاء فی الوتر ح: 990 صحیح مسلم صلاة المسافرین باب صلاة اللیل ثنی ثنی الخ ح: 749)

”رات کی نماز دو رکعت ہے۔“

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے، نیز اصول یہ ہے کہ بعض احادیث بعض کی تصدیق اور تفسیر بیان کرتی ہیں، لہذا مسلمان کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ تمام احادیث کو قبول کر لے اور مبین کے ساتھ مجمل کی تفسیر کرے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 213

محدث فتویٰ